جناب ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

انسانی بنیادی حقوق اسلام کی نظر میں

اسلام نے بنیادی حقوق کا تصور اس وقت دیا جب اہل مغرب اس تصور سے ناواقف تھے۔ اہل مغرب کے ہاں بنیادی حقوق کی تاریخ اقوام متحدہ کے چارٹر یا انگلستان کے منشور آزادی (MAGNA CARTA) سے ہوتی ہے۔ کنگ جان نے ۱۲۱۵ء میں انگلستان میں منشور آزادی (MAGNA CARTA) جاری کیا تھا۔ ٹام پین (۱۷۳۷ تا ۱۸۰۹ء) نے "حقوق انسانی" کا پمفلٹ شائع کیا تھا جس سے اہل مغرب کے حالات پر بڑا انقلابی اثر پڑا تھا۔ فرانس میں ۱۷۸۹ء میں "منشور حقوق انسانی" شائع ہوا۔ اس میں قوم کی حاکمیت، آزادی اور مساوات نیز ملکیت کے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ امریکہ کی دسویں ترمیم میں بھی چند بنیادی حقوق گنوائے گئے۔ ۱۹۴۸ء میں بگوٹا کانفرنس میں امریکی ریاستوں نے انسانی حقوق وفرائض کا منشور منظور کیا۔ اقوام متحدہ کی کاوشوں سے آخرکار "عالمی منشور حقوق انسانی" منظر عام پر آیا۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو یہ منشور منظور کیا گیا۔ اس کے دیباچے میں درج ہے کہ اس منشور کا مقصد "انسانی حقوق کا احترام قائم کرنے اور نسل وصنف یا زبان ومذہب کا امتیاز کیے بغیر تمام انسانوں کو بنیادی آزادیاں دلوانے کے کام میں بین الاقوامی تعاون کا حصول ہے نیز فرد انسانی کی عزت واہمیت میں مردوں اور عورتوں کے حقوق میں مساوات قائم کرنا۔"

انسانی حقوق کی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل مغرب کے ہاں انسانی حقوق کا تصور دو تین صدیاں قبل نہیں ملتا جب کہ اسلام میں حقوق انسانی کا تصور قرآن حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجۃ الوداع کے خطبے میں ملتا ہے۔ یہ (حجۃ الوداع) انسانی حقوق کا سب سے بڑا اور سب سے پہلا منشور ہے۔ حضور اکرمؐ اور خلفائے راشدینؓ نے ان حقوق پر عمل بھی فرمایا۔

اسلام میں بنیادی حقوق کا تذکرہ

اسلام میں مندرجہ ذیل بنیادی حقوق کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۔ حرمت جان: اسلام ہر انسان کو جینے کا حق دیتا ہے۔ سورۃ المائدہ کی آیت ۳۲ ملاحظہ ہو۔

"جس نے کسی شخص کو بغیر اس کے کہ اس نے قتل نفس کا ارتکاب کیا ہو یا زمین میں فساد انگیزی کی ہو، قتل کر دیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے اسے زندہ رکھا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔"

۲۔ معذوروں اور کمزوروں کا تحفظ : حدیث شریف کے مطابق عورت، بچے، بوڑھے، زخمی اور بیمار کے اوپر کسی حال میں دست اندازی جائز نہیں۔

۳۔ خواتین کی عزت کی حفاظت : خواتین کی ناموس ہر حال میں واجب الاحترام ہے۔

۴۔ معاشی تحفظ : روٹی کپڑا اور مکان الغرض معاشی کفالت اسلامی ریاست کا فریضہ ہے۔

۵۔ عدل و انصاف : سورۃ المائدہ کی آیت ۸ میں انسانوں کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے

۶۔ نیکی کا حکم اور بدی سے ممانعت : سورت المائدہ ہی میں نیکی میں تعاون اور بدی میں عدم تعاون کا حکم دیا گیا ہے۔

۷۔ مساوات : اسلام مساوات کا حق دیتا ہے۔ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر ۱۳ میں متقی کو امتیاز حاصل ہے۔ رنگ، زبان یا خاندان یا نسل کی بنیاد پر امتیاز نہیں۔ نبی اکرمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا ہے۔

"کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر۔ ماسوائے تقویٰ کے اور نسبی بنیادوں پر کوئی فضیلت نہیں۔"

۸۔ معصیت سے اجتناب : اسلام معصیت سے اجتناب کا حق دیتا ہے۔ کسی کو گناہ پر آمادہ کرنے کا حکم نہیں دیا جا سکتا ہے۔

۹۔ ظالم کی اطاعت کے انکار کا حق : اسلام نے ایک اور عظیم الشان حق بھی دیا۔ یہ حق ظالم کی اطاعت سے انکار کا حق ہے۔

۱۰۔ مشورہ کا حق : معاشرے کے تمام افراد کو حکومت میں مشاورت کا حق دیا گیا۔ تمام افراد کے مشورے سے حکومت کرنے کا حق ہے۔ اسلام شورائی نظام کا تصور پیش کرتا ہے۔ سورۃ شوریٰ کی آیت ۳۸ میں اور آل عمران کی آیت ۱۵۹ میں شورائی نظام کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ آزادی کا حق : کسی انسان کی آزادی بغیر قانونی جواز اور عدل کے تقاضوں کے سلب نہیں کی جا سکتی۔

۱۲۔ حق تحفظ ملکیت : اسلام تحفظ ملکیت کا حق دیتا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۸ میں ارشاد ہے

"تم باطل طریقے سے ایک دوسرے کے مال نہ کھاؤ۔"

۱۳۔ عزت و آبرو کی حفاظت کا حق: عزت و آبرو کی حفاظت کا حق بھی دیا گیا ہے۔ سورۃ الحجرات میں اوروں کی بے عزتی سے منع کیا گیا ہے۔

۱۴۔ نجی زندگی کے تحفظ کا حق: سورۃ نور میں نجی زندگی کے تحفظ کا حق دیا گیا ہے۔

۱۵۔ ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حق: آدمی ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کا حق رکھتا ہے۔ یہ حق سورۃ النساء کی آیت ۱۴۸ میں دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

"اللہ اس کو پسند نہیں کرتا کہ آدمی بدگوئی پر زبان کھولے اور یہ کہ کسی پر ظلم کیا گیا ہو۔"
یعنی مظلوم کو یہ حق ہے کہ وہ ظالم کے خلاف آواز اٹھائے۔

۱۶۔ اظہار رائے کا حق: اسلام کی آزادی اظہار رائے کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جیسا بلند تصور پیش کرتا ہے۔

۱۷۔ کفر و ایمان اختیار کرنے کی آزادی: قرآن نے واضح طور پر فرمادیا کہ "دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں"۔ (البقرہ: ۲۵۶) اس کے تحت ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ کفر کی طرف آئے یا ایمان کی راہ پر چلے۔

۱۸۔ شخصی اعتقادات اور مذہبی پیشواؤں کے احترام کا حق: قرآن ہر شخص کے مذہبی اعتقادات اور پیشوایان مذہب کا احترام سکھاتا ہے۔ یہ مذہبی دل آزاری سے تحفظ کا حق ہے۔ سورۃ الانعام کی آیت ۱۰۸ میں اوروں کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۹۔ آزادی اجتماع کا حق: اسلام آزادی اجتماع کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

۲۰۔ اپنے ہی اعمال کی جواب دہی: نیز انسان صرف اپنے اعمال اور جرائم کے لیے جواب دہ ہے وہ عمل غیر کی ذمہ داری سے بری ہے۔

۲۱۔ بلا تحقیق کارروائی کی ممانعت: تحقیق کے بغیر کسی شخص کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی

اجمالی طور پر یہ وہ بنیادی حقوق تھے جو اسلام عطا کرتا ہے۔ اہل مغرب کے ہاں انسانی حقوق کا اعلان تو کیا جاتا ہے لیکن انہیں کسی قسم کی قوت نافذہ حاصل نہیں جب کہ اسلام کے حقوق واضح، مکمل اور قابل عمل ہیں۔ اسلام نے یہ حقوق دوستوں کو بھی دیئے اور دشمنوں کو بھی۔ اللہ اور اس کے رسول ؐ نے ان حقوق کی مکمل وضاحت فرمادی۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "اسلامی ریاست"، سید ابوالاعلیٰ مودودی اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ۱۹۹۳ء ایڈیشن لاہور، صفحات ۵۷۰۔ ۵۲۹)

دسمبر ۱۹۴۶ء میں اقوام متحدہ نے انسانوں کی نسل کشی کو بین الاقوامی قانون کے خلاف ایک جرم قرار دیا تھا مگر بوسنیا میں سربوں کی درندگی اور کشمیر میں ہندوستان کی بربریت مسلمانوں کی نسل کشی وہ نہ روک سکی۔ اہل مغرب بنیادی حقوق کے تحفظ کا نعرہ لگاتے ہیں مگران سنگین معاملات میں ان کا ضمیر کیوں سو گیا ہے۔

اگر اہل مغرب کے ہاں منشور آزادی (MAGNA CARTA) (۱۲۱۵ء) انسانی حقوق کا منشور اول ہے تو مسلمانوں کے ہاں سرکار دو عالم ؐ کا خطبہ حجۃ الوداع انسانی حقوق کا پہلا منشور ہے۔ بعض اہل مغرب نے بھی (خطبہ حجۃ الوداع) کو انسانی حقوق کا منشور اول قرار دیا۔ یہ منشور فصاحت و بلاغت میں فقید المثال ہے۔ تمام نسل انسانی کے لیے ایک عظیم پیغام ہے۔ اس میں رنگ و نسل سے بالاتر ہوکر اخوت کا پیغام دیا گیا ہے۔ اسلام نے غیر مسلموں کو بھی حقوق دیئے۔ عورت کو اس کا جائز حق اور مقام دیا۔ اسلام نے غلامی کے ادارے کو بتدریج ختم کیا۔ میثاق مدینہ بھی انسانی بنیادی حقوق کے تحفظ کی ایک اعلیٰ مثال ہے نجران کے عیسائیوں سے جو نبی اکرم ؐ کا معاہدہ ہوا تھا وہ بھی بنیادی حقوق کے تحفظ کی ایک سنہری روایت ہے

اب انسانی بنیادی حقوق کے تحفظ کی چند مثالیں تاریخ اسلام کی روشنی میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت عمرؓ اپنے کنبہ کو اوسط درجہ کے لوگوں کا کھانا کھلاتے۔ اپنے پہننے کے لیے ایک ایک جوڑا گرمی اور سردی کے لیے کر لیتے۔ آپؓ اپنے جسم اطہر پر کبھی ملائم اور نرم کپڑے نہ پہنتے۔ بارہ بارہ پیوند کا کرتہ، پھٹا عمامہ اور پھٹی جوتیاں اسی حالت میں قیصر اور کسریٰ کے سفیروں سے ملاقات فرماتے۔ جب حضرت حفصہؓ نے طرز معاشرت تبدیل کرنے کا مشورہ دیا تو فرمایا۔

"آپ رسول اللہ صلعم کو بھول گئیں۔ ان کے پاس تو ایک کپڑا اوڑھنے اور بچھانے کو تھا۔"

قحط کے دنوں میں آپؓ نے اپنے لیے وہ آسائشیں بھی حرام کر رکھی تھی جو متوسط طبقہ کو میسر تھیں مثلاً گوشت اسی وقت کھاتے جب نادار لوگوں کو بھیڑ یا بکری ملتی۔ ایسی مثالیں ہمیں تاریخ عالم میں نہیں ملتیں۔ آپؓ نے رعایا کے حقوق کی پاسبانی کس احسن انداز میں فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ ایک شہر میں اگر ایک آدمی بھی بھوکا رہ جائے تو پروردگار عالم اس شہر کی حفاظت کا ذمہ ترک کر دیتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میری مملکت میں ایک کتا بھی بھوکا رہ گیا تو مجھ سے مواخذہ ہوگا۔ آپؓ نے تمام نادار افراد کے وظائف مقرر کر دیئے تھے حتیٰ کہ شیر خوار بچوں کے بھی وظائف مقرر تھے۔ ان چند مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور اکرم ؐ کے دور مبارکہ میں اور بعد ازاں خلفائے محترمؓ کے دور مبارکہ میں انسانی حقوق کو کس قدر مقدم رکھا گیا اور ان بنیادی حقوق کی کس طرح پاسبانی کی گئی۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَاعْتَصِمُوا
بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

O ye who believe! Fear God as He should be feared, and die not except in a state of Islam. And hold fast, all together, by the Rope which God stretches out for you, and be not divided among yourselves.

PREMIER TOBACCO INDUSTRIES LIMITED